REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

چہار شنبہ ۷ ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۹ تبوک ۱۳۳۹ ہش - ۲۹ ستمبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۸ ستمبر بوقت ۹½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔

اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

حکومت کے سامنے ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ پاکستانی عوام کو متحد و متفق کر کے ایک عظیم قوم کی شکل دیجائے

نیا آئین آئندہ سال کے آخر تک نافذ کر دیا جائیگا۔ صدر ایوب کی طرف سے حکومت کی پالیسی اور اس کے مقاصد کی وضاحت

راولپنڈی ۲۸ ستمبر۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے انکشاف کیا ہے کہ نیا آئین ۱۹۶۱ء کے آخر تک نافذ کر دیا جائے گا۔ اور نئی حکومت کی طرف سے نافذ کردہ زرعی اصلاحات کو نئے آئین کا جزو بنا دیا جائے گا آپ نے کہا نئے آئین کے نفاذ کے بعد جلد ہی انتخابات کرائے جائیں گے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ فی الحال مارشل لا ختم کرنے کا کوئی امکان نہیں۔

صدر مملکت اخبارات کے مدیروں سے داخلہ اور خارجہ امور پر تبادلہ خیالات کر رہے تھے۔ آپ نے کہا زرعی اصلاحات کی قسم کی جو مفید اصلاحات نافذ کی گئی ہیں وہ در اصل مارشل لا کے ضوابط کا ایک جزو ہیں۔ آپ نے کہا نئی حکومت کی طرف سے زرعی اصلاحات کو نئے آئین کا مستقل جزو بنا دیا جائے گا۔

صدر مملکت نے نئی حکومت کی پالیسی اور اس کے مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کی پالیسی کا بڑا مقصد یہ ہے کہ پاکستانی عوام کو متفق و متحد کر کے ایک عظیم قوم کی شکل دی جائے۔ اور ان میں ایسی حس و حرکت پیدا کی جائے کہ وہ ملک کو ترقی دینے کے قابل بن سکیں

صدر نے بھارت سے پاکستان کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا بنیادی طور پر پاکستان کی پالیسی یہ ہے کہ دونوں ملکوں میں پُر امن تعلقات قائم رہیں۔ آپ نے کہا (باقی صفحہ ۸ پر)

صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۸ ستمبر۔ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کا ٹمپریچر کل نارمل ہو جانے کے بعد پھر ۱۰۰.۶ ہو گیا۔ حلق میں چھالے پڑ گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے سانس میں بھی تکلیف ہے۔ رات نیند بھی نہیں آ سکی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کریں۔

عالمی عدالت کے پانچ ججوں کا انتخاب

وسط اکتوبر میں ہوگا

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عنقریب عالمی عدالت کے پانچ ججوں کی میعاد کے اختتام پر نئے انتخابات ہونے والے ہیں۔ اس تعلق میں پاکستان کے بعض حلقوں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور عالمی عدالت کے چار دوسرے ججوں کی میعاد میں پانچ سال کی توسیع کی گئی ہے۔ جو درست نہیں کیونکہ میعاد میں توسیع کا کسی ادارے کو اختیار نہیں ہے۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ پانچ ججوں کی میعاد کے اختتام کے مدنظر مزید انتخابات ہونے والے ہیں جو غالباً وسط اکتوبر کے قریب ہوں گے

کانگو کے بڑے لیڈروں کو جمعرات تک وزارت قائم کرنے کی مہلت

کاٹنگا کے وزیر اعظم چومبے کو حکومت میں شامل کیا جائے گا

لیو پولڈ ول ۲۸ ستمبر۔ کانگوی فوج کے کمانڈر انچیف کرنل موبوتو کی قیادت میں فوجی لیڈروں کے ایک وفد نے صدر کاسا وُبو اور مسٹر لومومبا سے الگ الگ بات چیت کی۔ اور ان پر زور دیا کہ وہ اپنے اختلافات رفع کر لیں۔ ساتھ ہی زیادہ سے زیادہ جمعرات تک ایسی وزارت کی تشکیل کر لیں۔ جو ملک کا انتظام سنبھال سکے۔ مسٹر لومومبا سے اس وفد نے بات چیت کرنے کے بعد اخباری نامہ نگاروں کو بتایا کہ نئی وزارت میں مسٹر چومبے وزیر اعظم کاٹنگا سمیت مخالف پارٹی کے چند اور لیڈروں کو لینا پڑے گا

محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ مرحومہ کی نعش مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ اور تدفین میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے

ربوہ ۲۸ ستمبر۔ جماعت احمدیہ کی مستورات کے واحد ماہنامہ "مصباح" کی مدیرہ محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ مرحومہ کی نعش کل صبح ۱۰ بجے کے بعد مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دی گئی۔ انہوں نے ۲۶ اور ۲۷ ستمبر ۱۹۶۰ء کی درمیانی شب سوا دس بجے کے قریب میو ہسپتال لاہور میں وفات پائی تھی۔ نماز جنازہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے پڑھائی۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، صحابہ کرام، صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور کارکنان ربوہ کے تعلیمی اداروں کے ممبران، سٹاف اور دیگر اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا۔ جہاں حسب وصیت ان کی نعش سپرد خاک کی گئی۔ جنازہ کے ہمراہ جو کثیر التعداد احباب مقبرہ بہشتی تک گئے اور تدفین میں حصہ لیا ان میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب محترم سید میر داؤد احمد صاحب

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایک اور روسی وفد پاکستان آئیگا

راولپنڈی ۲۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے تیل اور معدنیات کی تلاش کے سلسلہ میں بات چیت کرنے کی غرض سے ایک اور روسی وفد سال کے آخر تک پاکستان آئے گا اس وفد کے ارکان موجودہ روسی وفد کے ارکان کی نسبت کم ہوں گے۔ اور یہ وفد موجودہ روسی وفد کی آخری رپورٹ ہمراہ لائے گا۔

جیل خانوں کے نئے انسپکٹر جنرل

لاہور ۲۸ ستمبر۔ رانا جہانداد خاں کو شیخ اکرام علی کی جگہ انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات مغربی پاکستان مقرر کیا گیا ہے

درخواست دعا

از مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان

سکندر آباد سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حاجرہ بیگم بنت محترم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب یکم ستمبر سے بیمار ہیں۔ انہیں گنٹھیا کا عارضہ تھا۔ جس کے علاج کے لئے سونے کے انجکشن ۰.۶ کی مقدار میں ہوتے رہے۔ لیکن جب یہ مقدار ۰.۶ کی گئی تو انجکشن لگتے ہی وہ بیہوش ہو گئیں۔ اور تین روز تک متواتر بیہوشی طاری رہی۔ تین روز کے بعد مریضہ کو ہوش آیا لیکن زبان بند رہی۔ اس کے مزید تین روز بعد زبان تو کھلی مگر گفتگو صاف نہیں تھی اور ۲۰ ستمبر تک بدستور یہی حالت رہی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۰ء

مذہب ہی اس خلیج کو پاٹ سکتا ہے

اس وقت تمام دنیا کی سیاسی زندگی امریکی اور روسی بلاکوں سے وابستہ ہے۔ دنیا میں شاید ہی کسی چھوٹے سے چھوٹے ملک میں کوئی واقعہ ہوتا ہوگا۔ جس میں دونوں بلاکوں کے ہاتھ ملے نہ ہوں۔ روس نے شروع شروع میں آہنی پردے کے اندر رہنا پسند کیا تھا مگر اب خرد شیف نے اپنی پالیسی کو ترک کر دیا ہے اور کھلم کھلا دنیا کے ہر معاملہ میں دخل اندازی کو اپنا مقصد بنالیا ہے

جہاں تک روس کی دخل اندازی کا تعلق ہے کوئی بھی اس کو ملزم نہیں گردان سکتا کیونکہ امریکی بلاک تو تمام دنیا پر پہلے ہی اپنا اثر و رسوخ بڑے زور سے پھیلانے میں مصروف ہے امریکی بلاک میں تقریباً یورپ کے وہی ممالک شامل ہیں جو پہلے ہی دنیا پر چھائے ہوئے ہیں اور جنہوں نے ایشیا۔ افریقہ کے براعظموں میں اپنی نوآبادیاں قائم کر رکھی ہیں اس طرح امریکی بلاک فی الحال بلحاظ وسعت اور گھیرے کے روسی بلاک سے بہت طاقتور ہے اور ویسے بھی امریکہ کی مادی قوتیں مسلمہ طور پر روسی بلاک سے بڑھی ہوئی ہیں۔

روس اگرچہ بظاہر اپنی پالیسیوں میں تغیر و تبدل کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس نے کبھی اپنے مرکزی مقصد سے انحراف نہیں کیا۔ اس کا داعیہ شروع ہی سے تمام دنیا پر کمیونزم کو حاوی کرتا رہا ہے اور اس طرح وہ اپنی آئیڈیالوجی کے بل پر تمام دنیا پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

اس کے مقابلہ میں امریکہ اپنے آپ کو آزاد دنیا کا محافظ سمجھتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ جس حد تک ہو سکے . . . .

. . . .

دنیا کے بڑے سے بڑے حصہ کو روس کی پیش قدمی سے بچائے۔ جہاں تک ظاہر داری کا تعلق ہے روس اور امریکہ دونوں ہی دنیا کی بہبودی کے لئے ایسا کر رہے ہیں امریکہ کہتا ہے کہ دنیا کو روس کے چنگل سے محفوظ رکھنے ہی سے دنیا میں آزادی قائم رہ سکتی ہے دوسری طرف روس سمجھتا ہے کہ بغیر اشتراکیت کے دنیا کی ترقی معرض خطر میں ہے۔ جب تک دنیا میں اشتراکیت نافذ نہ ہوگی۔ اس وقت تک انسان ترقی کی شاہراہ پر قدم نہیں رکھ سکتا۔

الغرض جہاں تک دنیا کو دکھانے کا تعلق ہے۔ دونوں بلاک اپنے اپنے دلائل رکھتے ہیں اور دونوں ہی مادی طاقت میں بھی دوسرے ممالک سے بہت آگے ہیں۔ اس طرح فی الحقیقت دونوں بلاک ان دو پہلوانوں کی طرح ہیں جو رعب قائم کرنے کے لئے باہم زور آزمائی کر رہے ہوں۔ اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش میں مصروف ہوں۔ جہاں تک باقی دنیا کے مفادات کا تعلق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان ممالک کی ترقی سے دنیا کے مفادات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تاہم دونوں کی کشمکش کی وجہ سے اتنا فائدہ نہیں ہو رہا جتنا کہ اس صورت میں ہوتا جب ان کے پیش نظر ایک دوسرے کو زک دینے کی بجائے صرف دنیا اور انسانیت کی عام بہبودی ہوتی۔

کمیونسٹ بلاک کا دعا یہ ہے کہ اس کی آئیڈیالوجی سے ہی دنیا آئندہ ترقی کر سکتی ہے لیکن علاوہ اس امر کے کہ امریکہ نے مادی لحاظ سے بھی اس سے زیادہ ترقی کر لی ہے۔ روس کا طریق کار استبداد اور کلیاتی ہونے کی وجہ سے دنیا کے لئے تشویشناک ہے۔ پروپیگنڈا کے لحاظ سے اس کی یہ بڑی خامی ہے کہ اس میں انسان کی انفرادی آزادی ختم ہو جاتی ہے جو انسانی فطرت کے خلاف اور خود عمومی ترقی کے راستہ کی بڑی روک ہے۔ جب انسان حکومت کے ہاتھ میں محض ایک مشین بن جائے تو اس کی فطری قابلیتیں بھی زنگ آلود ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ کوشش ایک انفرادی عمل ہے جو اس وقت ظہور کرتا ہے۔ جب انسان انفرادی طور پر قوت حاصل کرنا چاہتا ہے

تاہم اشتراکی اصول بالکل بے بنیاد بھی نہیں کہا جا سکتا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی کام میں انسان تنہا زیادہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پنجابی ضرب المثل ہے کہ ایک ایک اور دو گیارہ اجتماعی قوت انفرادی قوت سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن اس سے انسان کی انفرادی حیثیت کو گزند پہنچانا مقصود نہیں۔ کیونکہ اجتماعی قوت کا انحصار بھی افراد کی قوت کی نسبت پر ہوتا ہے اگر دس کمزور آدمی ہوں تو وہ ایک تنومند آدمی کا مقابلہ نہیں کر سکتے

اشتراکیت کا حادثہ یہ ہے کہ اس نے اندھا دھند افراد کی قسمت حکومت سے وابستہ کر دی ہے۔ جس کا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ چند برسر اقتدار حکومت کے کارکنوں کے باقی لوگوں کی زندگیاں کولھو کا بیل بنکر رہ جاتی ہیں۔ سب سے بڑا نقصان اشتراکی نظام کا یہ ہے کہ انسان اپنی انفرادیت کھو دیتا ہے اور اس کی کوئی انفرادی خواہش پوری نہیں ہو سکتی۔ اس کے جذبات مشینی طاقتیں بن جاتے ہیں جو رنج و خوشی سے خالی رہتے ہیں

اشتراکیت کے مقابلہ میں امریکی سرمایہ دارانہ نظام جہاں کچھ خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے وہاں بہت سی برائیاں بھی رکھتا ہے۔ سب سے بڑی برائی تو یہ ہے کہ انسان دولتمندی کے لحاظ سے تقسیم ہو جاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ امریکی نظام میں ہر شخص کو ترقی کرنے کے مواقع موجود ہیں۔ لیکن یہ مواقع اکثر ایسے خزانے بن جاتے ہیں۔ جن پر بڑے بڑے شاہی حیثیت کے سرمایہ دار سانپ بن کر بیٹھ جاتے ہیں۔ جو آزادانہ ترقی کی راہیں مسدود کر دیتے ہیں۔ تاہم ایسے نظام میں ایسے مواقع ضرور ہیں کہ انسان اپنی قابلیت کا اظہار کر سکتا ہے۔ اور اس کا پھل کھا سکتا ہے اس لئے گھٹی ہوئی فضا کے خلاف وہ ایک آزاد فضا میں سانس لے سکتا ہے۔

مشکل یہ ہے کہ دونو بلاک اپنی اپنی آئیڈیالوجی پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں۔ اور دونو اپنی اپنی جگہ اس بات پر اڑے ہوئے ہیں کہ سوا اُسکے طریق کار کے دنیا کا امن اور اس کی بہبودی خطرے میں ہے اور اس پر عمل کئے بغیر دنیا میں امن قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ اسلئے دونوں میں انتہائی کشمکش جاری ہو گئی ہے۔ جس کو مغربی زبان میں سرد جنگ کا نام دیا جاتا ہے۔ جو کسی وقت بھی گرم جنگ میں تبدیل ہو سکتی ہے۔

بے شک یہ سرد جنگ بعض مفید پہلو بھی رکھتی ہے۔ اس سے بعض سائنسی تجربہ کاریوں میں افزائش بھی ہو رہی ہے مثلاً دونوں ملک ایک دوسرے سے بازی لے جانے کے لئے خلائی مشینیں تیار کرنے میں منہمک ہیں۔ اگر روس ایک مصنوعی سیارہ پھینکتا ہے تو امریکہ دو دو تین تین سیارے چھوڑ دیتا ہے۔ اس سرد جنگ کا ایک فائدہ جو دوسرے ممالک کو پہنچ رہا ہے۔ وہ یہ بھی ہے کہ امریکہ کے مشورہ سے بعض ایسے مغربی ممالک جنہوں نے ایشیا اور افریقہ میں نوآبادیاں قائم کی ہوئی ہیں۔ ان ممالک کو جلد از جلد آزادی کی نعمت سے مالا مال کر رہے ہیں اور انہیں بجائے تلوار کے پالیسی کی زنجیروں میں کس رہے ہیں۔ کیونکہ نئے آزاد شدہ ممالک آزاد ہو کر بھی ان کے اقتصادی پنجہ عقوبت سے مدتوں رہائی حاصل نہیں کر سکتے۔ اس طرح نظم و نسق کے قیام کی ذمہ داری سے آزاد ہو کر شاید وہ پہلے سے بھی زیادہ لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم رکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ برطانیہ۔ فرانس بلجیم ہالینڈ بڑے بڑے نوآبادی ممالک نے اپنی نوآبادیات کو اس طرح آزادیاں بخشی ہیں۔

اس طرح بعض اور فائدے ہیں جو اس سرد جنگ کی وجہ سے محکوم دنیا کو پہنچ رہے ہیں۔ لیکن یہ فوائد اس نقصان کے مقابلہ میں جو ان متصادم بلاکوں سے کسی وقت بھی دنیا کی کلی تباہی سے پہنچ سکتا ہے۔ کوئی نسبت نہیں رکھتے۔ اسلئے یہ سوال دنیا کے سنجیدہ اور دور اندیش طبقے کے دلوں میں قدرتاً پیدا ہو رہا ہے کہ ان دونوں بلاکوں کے تفرقات کی خلیج کو کس طرح پاٹا جائے کہ آئندہ پیش آمدہ تباہی کے خطرے سے دنیا نجنت ہو جائے۔

اس سوال کا جو لوگ مادی حل پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ دونو نظریات کے درمیان کوئی مشترک لائحہ دریافت کیا جائے ہمارا خیال ہے کہ دونوں نظریات کا جہاں تک تعلق ہے کوئی مشترک لائحہ معلوم کرنا بڑی مشکل بات نہیں ہے۔ مشکل بات طریق کار ہے۔ جہاں تک اشتراکیت کا علمی پہلو ہے۔ اس میں خوبیاں بھی ہیں اور ان میں رد و بدل کر کے رفاہی حکومتوں میں داخل کی جا سکتی ہیں۔ روس کے تجربوں سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ تاہم بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ اشتراکیت کلیاتی طریق کار کو جزو ایمان سمجھتی ہے اور خیال کرتی ہے کہ بغیر جبر کے اشتراکی نظام قائم نہیں کیا جا سکتا۔ اس طرح دونوں نظریوں کے اختلاط میں یہ وسیع ترین خلیج ہے جو حائل ہے۔

دوسرا حل جو پیش کیا جاتا ہے وہ اخلاقی اقدار کا احیا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ مذہب کا احیاء کیا جائے ۔ کیونکہ مادی نظریہ کے مطابق اخلاق کوئی مستقل حیثیت نہیں رکھتا اور جب تک اخلاق کی مطلق اور مستقل حیثیت قائم نہ ہو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور ایسا اخلاق بغیر مذہبی عقیدہ کی پختگی کے پیدا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جیسا فلاسفر ویک نے مذہب کا حامی ہے۔ لیکن وہ بھی اس مدلل دنیا سے آگے قدم رکھنے کو تیار نہیں ہے۔ حالانکہ عقیدہ کی صحیح بنیاد انسانی زندگی کی مابعد الطبیعاتی صداقتوں اور حقائق پر ہی استوار ہو سکتی ہے۔ تاہم آج کل کی سائنسی ذہنیت کسی ایسی بات پر عقیدہ رکھنے کے لئے تیار نہیں ہے جو مشاہدہ اور تجربہ کی حدود سے باہر ہو۔

(باقی صفحہ پر)

حلف الفضول کے اصول پر ایک نئے معاہدہ میں دوستوں کو شمولیت کی تحریک

اگر جماعت کا معتدبہ حصہ اس معاہدہ میں شامل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر قسم کی تباہی سے محفوظ رکھیگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور ارشادات

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۴ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملفوظات فرمودہ ۲۶ مئی ۱۹۴۶ء میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ میں نے اپنی جماعت کے دوستوں کو ۱۹۴۴ء کے جلسہ سالانہ میں بھی حلف الفضول میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور وہ شرائط بھی بیان کر دی تھیں۔ جن کے تحت اس معاہدہ میں شرکت کی جاسکتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جماعت نے اب تک اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ حضور کے ملفوظات تو شائع کئے جا چکے ہیں۔ اب اس سلسلہ میں حضور کی جلسہ سالانہ کی تقریر کا وہ حصہ بھی افادۂ احباب کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ جو معاہدہ حلف الفضول کی تفصیلات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ یہ حصہ ابھی تک سلسلہ کے اخبارات میں شائع نہیں ہوا تھا اب صیغہ زود نویسی اسے اپنی ذمہ داری شائع کر رہا ہے :

حضور نے ۲۷ دسمبر ۱۹۴۴ء کو اپنی تقریر کے آخر میں فرمایا:-

اب میں اپنے ایک رویا کی طرف

دوستوں کو توجہ

دلانا چاہتا ہوں۔ جو جولائی ۱۹۴۴ء میں میں نے دیکھا اور جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

"میں نے دیکھا کہ میں گویا اپنی اولاد کو مخاطب کر کے کچھ کہہ رہا ہوں اور کہتا ہوں کہ جس طرح حلف الفضول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ ایسا ہی ایک معاہدہ میری اولاد کرے۔ تو اس کے نتیجہ میں اس پر خدا کے فضل خاص طور پر نازل ہوں گے۔ اور وہ کبھی تباہ نہ ہوگی۔" (الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۴۴ء)

حلف الفضول ایک معاہدہ تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض لوگوں نے آپس میں کیا تھا۔ اس میں زیادہ جوش کے ساتھ حصہ لینے والے تین ایسے آدمی تھے۔ جن کے نام فضل تھے۔ اور اسی وجہ سے

اسے حلف الفضول کہتے ہیں

اس کا مقصد یہ تھا کہ حلف الفضول والے مل کر یا اکیلے اکیلے مظلوم کا حق دلوایا کریں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ میں ابھی دعوےٰ نہیں کیا تھا ایک شخص آپ کے پاس آیا۔ اور اس نے تحریک کی کہ آپ بھی اس میں شریک ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک نیک کام ہے۔ اور میں اس میں ضرور شامل ہونگا۔ چنانچہ آپ اس میں شامل ہوئے۔ اور آپ اس کی پوری طرح پابندی کرتے رہے۔ حتیٰ کہ جب آپ نے دعوےٰ کیا اور اہل مکہ آپ کی مخالفت کرتے رہے تھے تو اس زمانہ میں کسی گاؤں کا ایک آدمی مکہ میں آیا۔ جس سے ابوجہل نے کوئی مال خریدا تھا اور وہ اس کی قیمت ادا نہ کرتا تھا۔ وہ حلف الفضول میں شامل ہونے والے لوگوں میں سے ہر ایک کے پاس باری باری گیا۔ اور ان سے کہا کہ ابوجہل سے

میری رقم دلوا دیں

مگر سب نے اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ ہر ایک ابوجہل جیسے بدگو آدمی کے پاس جانے سے ڈرتا تھا۔ لوگوں نے اس شخص کو مشورہ دیا کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ وہ آپ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ بھی اس معاہدہ میں شامل ہیں آپ میرے ساتھ چلیں۔ اور ابوجہل سے میری رقم دلوا دیں۔ جن لوگوں نے اسے آپ کے پاس جانے کا مشورہ دیا۔ وہ جانتے تھے کہ ابوجہل آپ کا

سخت مخالف

ہے۔ اس لئے آپ اس کے پاس نہ جائیں گے مگر جب اس شخص نے آکر آپ سے کہا کہ میرے ساتھ چلیں۔ تو آپ نے فرمایا چلو چنانچہ آپ اس کے ساتھ ابوجہل کے مکان پر گئے اور جا کر دروازہ پر دستک دی۔ ابوجہل باہر آیا تو آپ نے فرمایا کہ آپ نے اس شخص کی کچھ رقم دینی ہے۔ اس نے کہا ہاں دینی تو ہے۔ آپ نے فرمایا پھر دے دیں۔ آپ بڑے آدمی ہیں آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے کہ اس کی رقم نہ دیں۔ یہ سنکر ابوجہل فوراً اندر گیا۔ اور رقم لا کر اس کے حوالہ کر دی۔ لوگ اس بات کے منتظر تھے۔ کہ ابوجہل آپ کی بات ہرگز نہ مانے گا اور ان کو موقعہ مل جائے گا۔ کہ کہیں کہ دیکھو یہ نبی بنے پھرتے ہیں۔ کیا ابوجہل سے اس شخص کی رقم دلوا دی؟ مگر جب وہ شخص واپس آیا۔ تو لوگوں نے اس سے پوچھا کہ کیا ہوا اس نے کہا کہ میری رقم مجھے مل گئی ہے۔ انہوں نے پوچھا کس طرح اس نے

سارا واقعہ سنا دیا

اس پر لوگ بہت حیران ہوئے اور ابوجہل کے پاس گئے اور کہا تم ہم لوگوں کو تو کہتے ہو۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بات تک نہ کرو۔ ان پر ظلم کرو۔ خوب تنگ کرو۔ مگر خود تم نے ان کے کہنے پر اس شخص کی رقم فوراً ادا کر دی ہے۔ ابوجہل نے کہا کہ تمہیں پتہ نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہوا۔ جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس شخص کے ساتھ آئے۔ اور انہوں نے دروازہ پر دستک دی۔ تو میں باہر آیا۔ انہوں نے کہا کہ اس شخص کی رقم اگر تمہارے ذمہ ہے تو ادا کر دو۔ میں چاہتا تو تھا کہ یہی جواب دوں کہ تم کون ہو جو مجھے نصیحت کرنے آئے ہو۔ مگر مجھے یوں معلوم ہوا کہ ان کے دائیں اور بائیں دو مست اونٹ ہیں۔ جو مجھ پر حملہ آور ہونے لگے ہیں اور مجھ سے سوائے اس کے کچھ جواب نہ بن پڑا کہ ٹھہریئے ابھی لا دیتا ہوں چنانچہ میں نے رقم لا کر اس شخص کو دے دی

مدینہ کی زندگی

میں ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے حلف الفضول کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سنا ہے آپ بھی اس میں شامل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا ہاں اگر جاہلیت کی کسی ایسی ہی چیز کی طرف جس طرح کہ حلف الفضول تھی۔ مجھے بلایا جائے تو میں اس کو ضرور قبول کروں اور اس میں شامل ہوں۔

تو یہ رویا ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ میری اولاد تباہ نہیں ہوگی۔ اگر وہ حلف الفضول کا معاہدہ کرے۔ گو رویا میں میں نے اپنے بیٹوں کو دیکھا مگر

اولاد سے مراد روحانی اولاد بھی ہوتی ہے

اور جب میں نے رویا میں اپنی اولاد کو مخاطب کیا۔ تو گویا روحانی اولاد کو خطاب کیا ہے اس رویا کے شائع ہونے کے بعد بعض دوستوں نے اپنے نام اس میں شامل ہونے کے لئے مجھے لکھے۔ مگر میں نے مناسب نہ سمجھا کہ اس تحریک کو شروع کروں۔ اور یہی مناسب سمجھا کہ میں ایسے وقت میں اس کی تحریک کروں گا جب میری روحانی اولاد کا ایک کثیر حصہ سامنے ہوگا۔ سو اب کہ خدا تعالیٰ نے

آپ لوگوں کو یہاں جمع کیا ہے۔ اور مجھے آپ لوگوں کے لئے بمنزلہ والد بنایا ہے اور آپ لوگ میری روحانی اولاد ہیں۔ میں آپ کے سامنے حلف الفضول والا معاہدہ پیش کرتا ہوں۔ مگر اس کے لئے کچھ شرطیں ہیں جو میں بیان کرتا ہوں۔ کیونکہ ہر ایک اس بار کو نہیں اٹھا سکتا۔

معاہدہ یہ ہوگا

کہ اس میں شریک ہونے والا یہ عہد کرے گا کہ وہ اپنی زندگی میں ہمیشہ مظلوم کی مدد کرے گا۔ خواہ مظلوم اس کا یا اس کی اولاد کا دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اس میں کسی قرابت اور دوستی کی پروا نہیں کرے گا۔ اور مظلوم خواہ اس کا دشمن ہی کیوں نہ ہو اس کی حمایت کرے گا۔ اور اگر جماعت کے دوست ایسا معاہدہ کریں تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رویا میں بتایا ہے وہ تباہ نہیں ہوگی۔ جو اس معاہدہ میں شامل ہونا چاہے اس کے لئے

ضروری ہے کہ سات دن تک مسلسل بغیر ناغہ کے استخارہ کرے۔ نماز عشاء میں دعا کرے یا عشاء کی نماز کے بعد دو نفل الگ پڑھ کر دعا کرے کہ الٰہی اگر میں اس کو نباہ سکتا ہوں۔ اور اسے توڑ کر تیرے غضب کو اپنے لئے بھڑکانے والا نہ ہوں گا تو مجھے اس میں شامل ہونے کی توفیق دے۔ پس جو دوست اس میں شامل ہونا چاہیں وہ سات روز تک مسلسل استخارہ کرنے کے بعد مجھے اطلاع دیں۔

دوسرے اس میں شامل ہونے والوں کو یہ عہد کرنا ہوگا کہ کسی بھائی سے خواہ ان کا کتنا شدید اختلاف کیوں نہ ہو۔ مرکزی حکم کے بغیر اس کی اقتداء میں نماز ادا کرنا ترک نہ کریں گے۔ اور اگر وہ دعوت کرے گا۔ تو اسے ردّ نہ کریں گے اور خواہ کسی سے جائیداد کا جھگڑا ہو خواہ کوئی اور جھگڑا ہو۔ کسی نے ان کو یا ان کے بیوی بچوں کو کتنی تکلیف کیوں نہ دی ہو۔ اور خواہ اس سے ان کے مقدمات چل رہے ہوں وہ بات چیت کرنا ترک نہ کریں گے۔ اس کی دعوت کو رد نہ کریں گے اور نماز پڑھانے والے امام کے ساتھ اگر ان کا جھگڑا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے ہرگز گریز نہ کریں گے۔ جو دوست یہ وعدہ کرنے کو تیار ہوں۔ وہ اپنے نام پیش کریں۔

ورنہ نہیں۔

تیسرا اقرار جو ان کو کرنا ہوگا۔ اور جو دراصل ہر احمدی بیعت میں شامل ہوتے وقت بھی کرتا ہے۔ یہ ہے۔ کہ سلسلہ کی طرف سے ان کے لئے جو ذریعۂ اصلاح تجویز کیا جائے اسے بخوشی قبول کریں گے۔

چوتھے یہ کہ اس کام کو وہ نفسانیت اور ذاتی نفع نقصان اور قرابت و رشتہ داری کے خیالات کے ماتحت ہرگز نہ کریں گے اور ہمیشہ مظلوم کی مدد کے جذبہ کے ماتحت کھڑے ہوں گے۔ اور یہ بھی خیال نہ کریں گے۔ کہ مظلوم ان کا رشتہ دار اور عزیز ہے یا دوست ہے۔ بلکہ اس کی مدد خالصۃً اس لئے کریں گے کہ وہ مظلوم ہے۔ پھر

مظلوم کے معنے

احمدی یا مسلمان کے ہی نہیں ہیں بلکہ مظلوم خواہ کسی مذہب اور کسی فرقہ اور کسی ملک کا ہو اس کی مدد کریں گے۔ جو شخص ان شرائط کو پورا کرنے کا عہد کرے گا اس کے شامل کرنے کے متعلق میں غور کروں گا اور کسی کے متعلق نہیں۔ آگے مدد کس طرح کرنی ہوگی۔ یہ سب تفاصیل بعد میں بتائی جائیں گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے اور عقلی طور پر بھی میں سمجھتا ہوں اگر جماعت کا معتد بہ حصہ اس میں شامل ہو جائے اور ہمدردی سے کام کرے تو خدا تعالیٰ اسے جماعت کو یقیناً ہر قسم کی تباہی سے بچائے گا اور ہماری ترقی کی نئی نئی راہیں کھول دے گا۔

★

دو تعزیتی مکتوب

جیسا کہ احباب کو علم ہے حال ہی میں محترم مولانا شمس صاحب کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا ہے اس موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے مکرم محترم شمس صاحب کے نام جو تعزیتی مکتوب ارسال فرمائے وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ ان میں مرحومہ کے بعض خاص اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے۔ (ادارہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا مکتوب

مکرمی محترمی شمس صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ابھی ابھی الفضل سے معلوم ہوا کہ آپ کی والدہ صاحبہ محترمہ فوت ہوگئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بہت صدمہ ہوا۔ بہت نیک خاتون تھیں اور ایک نہایت قدیم اور مخلص خاندان کی صفِ اوّل کی یادگار۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔ میری طرف سے دلی ہمدردی قبول فرمائیں اور دوسرے عزیزوں تک میری ہمدردی کا پیغام پہنچا دیں۔ یہ شکر کی بات ہے کہ آپ کے کوئٹہ سے واپس آنے پر ان کی وفات ہوئی اور آپ جنازہ وغیرہ میں شریک ہوئے

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ لاہور ۲۰ ۹/۶۰

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا مکتوب

جیبراج مری ۲۳ ستمبر۔ برادرم مکرم شمس صاحب سلمک اللہ تعالیٰ

السلام علیکم۔ کل الفضل میں آپ کی والدہ صاحبہ مرحومہ کی وفات کی خبر سے دلی افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والدہ کا سایہ ایک رحمت اور ان کی دعا سے محروم ہو جانا ایک بڑی نعمت کا چھن جانا ہے جس کا بدل اس دنیا میں صرف خدا تعالیٰ کا اپنا فضل و کرم ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی صحت تندرستی سے توفیق بخشے۔

مجھے اپنے بچپن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں دونوں بھاوجوں کا آنا خوب یاد ہے۔ سفید چادریں صاف ستھرے لباس نیچی نظریں باوقار اور باادب انداز۔ میں نے کئی بار پہلے اذکار میں اس بات کا ذکر بھی گھر میں کیا ہے کہ باوجود ایک چھوٹے سے گاؤں کے باشندہ ہونے کے ان میں اس وقت ایک خاص وقار ہوتا تھا جو اکثر شہری تہذیب والوں میں اب بھی نظر آتا ہے۔

ایک برکت بی بی صاحبہ تلونڈی والی کا ہر جمعہ صاف پاک کپڑوں میں آنا اور ان کا اخلاص و محبت یاد رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ ان پسماندہ لوگوں کی زندگی میں برکت دے۔ میں نے اب بہت سالوں سے آپ کی والدہ صاحبہ اور چچی صاحبہ کو پھر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ سب عزیزوں کو میری جانب سے پیغام تعزیت پہنچا دیں۔ خدا حافظ! (مبارکہ)

مسجد محمود ربوہ میں ایک جلسہ

تحریک جدید کے مطالبہ "سادہ زندگی" اور "چندہ تحریک جدید کی اہمیت" پر مسجد محمود محلہ دارالصدر ربوہ میں جمعرات مورخہ ۲۹ ۹/۶۰ کو بعد نماز مغرب ایک جلسہ منعقد ہو رہا ہے جلسہ کے بعد تحریک کے بیرونی مشنوں کی سلائیڈز بھی دکھائی جائیں گی۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس جلسہ میں زیادہ سے زیادہ شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

(سیکرٹری تحریک جدید محلہ دارالصدر۔ ربوہ)

زعماء انصار اللہ سے گزارش

شوریٰ انصار اللہ کے لئے نمائندگان کے اسمائے گرامی سے ازراہ کرم جلد مطلع فرمائیں جن کے ارکان یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ صحابہ کرام۔ ناظمین اضلاع۔ ناظمین۔ زعماء اعلیٰ اور زعماء بحیثیت عہدہ شوریٰ رکن ہوں گے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع

مجالس انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر کو بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ احباب حسب سابق اس تربیتی اجتماع میں کثرت سے شریک ہوں

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

احمدی دنیا

اگر آپ کو احمدی دنیا کے بارہ میں اپنی معلومات کو تازہ رکھنے کا شوق ہے تو اس کا آسان طریق یہ ہے کہ آپ اپنے نام آج سے ہی

اخبار الفضل

کا روزانہ پرچہ جاری کروائیں۔ اس طرح آپ کو احمدی دنیا کے بارہ میں نہایت آسانی سے گھر بیٹھے ہی ضروری معلومات حاصل ہوتی رہیں گی: (مینیجر الفضل)

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی گیارھویں کامیاب سالانہ کانفرنس

سالانہ رپورٹ - پانچ صد افراد کا قبول احمدیت - اخلاص قربانی اور فدائیت کے قابل قدر نمونے

(قسط ۲)

(از مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

جماعت ہائے انڈونیشیا کی سالانہ رپورٹ

جماعت کی مالی حالت خدا کے فضل سے انڈونیشیا کی جماعتوں میں باقاعدہ چندہ ادا کرنے کی طرف دن بدن توجہ بڑھ رہی ہے۔ اور جماعت کی آمد میں بھی روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح تحریک جدید کے وعدوں میں بھی اس سال بہت اضافہ ہوا۔ کئی ایک جماعتوں نے سابقہ وعدوں سے کئی گنا زیادہ وعدہ لکھ دیا۔ ملک میں انتہائی گرانی کے باوجود جماعت نے اصلاً میں کمی نہیں آئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر جماعتوں کو اس امر کا تجربہ ہو چکا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں کی گئی قربانی ضائع نہیں جاتی۔ انڈونیشیا میں بیسیوں نہیں سینکڑوں ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ کہ احباب جماعت نے تنگی کی حالت میں چندہ دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بعض دوسرے ذرائع سے ان کی مالی حالت کو پہلے سے مستحکم کر دیا۔ یا ان پر بعض دوسرے افضال نازل کئے۔ ان حالات کا مشاہدہ کرنے کے بعد ایسے لوگ کس طرح اپنا قدم پیچھے ہٹا سکتے ہیں — انڈونیشیا میں اس وقت سینکڑوں احباب موصی ہیں بعض 1/10 اور بعض 1/9 کی شرح سے چندہ ادا کر رہے ہیں۔ لیکن علاوہ واجبی چندوں اور تحریک جدید کے بعض دوسری طوعی تحریکوں میں بھی احباب حصہ لیتے رہتے ہیں۔ قریباً ہر جماعت میں احباب جماعت جلسوں اور ضروریات کیلئے لوکل چندہ میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔

جلسہ سالانہ فنڈز کی طرف جماعتیں کماحقہ توجہ نہیں کرتیں۔ (گو متعدد جماعتیں اس بارے میں بھی قابل تعریف نمونہ پیش کر رہی ہیں) گذشتہ دو تین سال سے ہمیں کانفرنس کے لئے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے بعض مخلصین اور مخیر احباب نے قابل تعریف نمونہ دکھایا۔

جماعت کی مالی حالت کو مستحکم بنانے اور جماعتی ترقی کے ہنگامی اخراجات کو پورا کرنے کی غرض سے تجارتی خطوط پر بھی اس سال کوشش کی گئی۔ اس سلسلہ میں خدا کے فضل سے جماعت کو فائدہ بھی ہوا۔ ابھی ہماری یہ کوشش ابتدائی دور میں سے گذر رہی ہے۔ اور اس کے راستہ میں کئی ایک روکاوٹیں ہیں لیکن امید ہے کہ انشاء اللہ کسی وقت جماعت کی یہ کوشش بارآور ہو گی۔ اور اس کے نتیجہ میں نہ صرف جماعت کی تبلیغی مہم تیز تر کی جا سکے گی بلکہ جماعت کے احباب کو ذاتی طور پر بھی فائدہ ہو سکے گا۔

یاد رہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارے میں مکرم جناب راڈن ہدایت صاحب کو ۱۹۵۵ء میں یہ ہدایات دی تھیں کہ جماعت کو اپنی مالی حالت مستحکم کرنی چاہیئے۔ اور مکرم جناب ہدایت صاحب نے وہاں سے آکر مالی تعلیمی اور تربیتی امور کے متعلق حضور کی ہدایات سے جماعت کو مطلع کیا تھا۔ اور اس کے بعد ان امور پر غور کرنے کے لئے سب کمیٹیوں کی تشکیل بھی عمل میں آئی تھی۔ جن کی رپورٹ بھی مرکز میں بھجوائی جا چکی ہے۔

مذکورہ حالات کے دیکھتے ہوئے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے عہدیداران اعلیٰ و مبلغین کی ایک مشترکہ میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ تمام جماعتوں میں سلسلہ کے مبلغین مخیر احباب کو اس مد میں چندہ خاص دینے کے لئے تحریک کریں۔ چنانچہ جہاں جہاں اس ذمن میں کوشش ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احباب جماعت نے نہایت خلوص و قربانی سے اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے قابل تعریف نمونہ دکھایا۔ صرف جاکرتا کی جماعت سے مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ کی کوشش و تحریک سے تقریباً تیس ہزار روپیہ کی خطیر رقم مخلصین جماعت نے تھوڑے ہی عرصہ میں جمع کر دی — فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

پاڈانگ کی جماعت سے مکرم جناب مولوی ابوبکر ایوب صاحب نے تقریباً چھ سات ہزار روپیہ کی رقم اس مد میں بھجوائی۔ اسی طرح بعض دیگر مقامات سے بھی مثلاً سمارنگ (وسطی جاوا) اور تاسکملایا سے بھی مناسب امداد ملی۔ ایک دوست نے مکرم سید شاہ محمد صاحب کو ان کی بیماری کے پیش نظر علاج وغیرہ کے لئے تین ہزار کی رقم پیش کی جو آپ نے کانگرس کی ضروریات کو دیکھتے ہوئے سو فیصدی جلسہ سالانہ کے چندہ کی مد میں جمع کرا دی۔ بعض احباب نے نہایت اعلیٰ نمونہ اخلاص اور قربانی کا پیش کیا۔ بعض نے دس ہزار روپیہ تک کی خطیر رقم چندہ خاص میں دی۔ علاوہ ازیں مختلف ضروریات کیلئے احباب جماعت نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے کئی شعبوں میں بے نظیر خدمات کیں اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔ اور اپنا قرب بخشے

جماعت کی تبلیغی مساعی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر جماعتیں متفرق اوقات میں تبلیغی جلسے منعقد کرتی رہی۔ ملک کے حالات کے پیش نظر جلسہ کرنا آسان کام نہیں۔ خصوصاً پبلک جلسے تو اب خواب و خیال بن چکے ہیں۔ لیکن پھر بھی جماعت متعدد بار اس سلسلہ میں کوشش کرتی رہی۔ اس عرصہ میں یعنی جولائی ۵۹ء کے بعد جون ۶۰ء تک ۳۲۵ افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ یہ تعداد گو ہمارے مقصد کے پیش نظر کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ لیکن سابقہ سالوں کے مقابلہ میں خوشکن ترقی کی آئینہ دار ہے اس کے علاوہ ۱۷۰ بیعتیں ہو چکی ہیں۔ لیکن وہ کانفرنس کے وقت تک مرکز نہیں بھجوائی گئی تھیں ۳۲۵ کی تعداد ان بیعتوں کو مدنظر رکھ کر ہے۔ جن کے جواب مرکز سے موصول ہو چکے ہیں۔ اگر بعد کی بیعتوں کو بھی شامل کیا جائے تو کل تعداد ۳۲۵+۱۷۰ یعنی ۴۹۵ بن جاتی ہے۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال تین مزید جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ اور دو وسطی جاوا میں ہیں۔ یعنی Banjarnegara کی جماعت اور سمارنگ Semarang کی جماعت۔ بنجرنگارا کے علاقہ میں ایک گاؤں Kruchil میں دو ماہ کے عرصہ میں ۱۷۰ بیعتیں ہوئی۔ تقریباً سارے کا سارا گاؤں احمدی ہو گیا ہے۔ ارد گرد کے دیہات سے بھی بعض نے بیعت کی ہے۔ یہاں دو دفعہ تبلیغی جلسے ہیں قریباً ایک ایک ہزار دوست شامل ہوتے رہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے یہ جماعت دی۔ لیکن اس کے فضل کے جذب کرنے میں۔ مکرم جناب احمد رشدی صاحب لوکل مبلغ کی مساعی کو دخل ہے۔ آپ اسی گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ کئی سال سے تبلیغ جاری تھی یہ جلسہ رات کے ایک بجے تک جاری رہا۔ اور سوالات کے جواب بھی دیئے گئے۔ دوسرے روز اس جلسہ کے بعد دو روز کے اندر ۷۲ افراد نے بیعت کی یہانتک کہ ہمارے پاس فارم بیعت ختم ہو گئے۔ خاکسار کی دیر سے یہ خواہش تھی کہ خدا کرے وسطی جاوا میں بھی کوئی گاؤں ملے کا سارا احمدی ہو جائے مغربی جاوا میں خدا کے فضل سے کئی ایک گاؤں احمدی ہیں۔ وسطی جاوا میں ایک گاؤں میں مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب نے جن دنوں آپ Purwokerto میں بطور مبلغ متعین تھے) کی مساعی سے کافی تعداد نے بیعت کی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دوسرا موقعہ ہے کہ ایک گاؤں میں کثرت سے بیعتیں ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنا دے آمین

اس کے علاوہ انڈونیشیا میں بعض جگہ جلد ہی انشاء اللہ کئی جماعتیں قائم ہو جائیں گی۔ اس سال بعض Sub-branches بھی قائم ہوئیں۔ جن میں سے ایک بانڈونگ کے قریب اور ایک جاکرتا کے حلقہ میں ہے۔

مساجد کی تعمیر اس سال وانا سگرا کی دیہاتی جماعت نے مسجد کی تعمیر کی۔ یہ جماعت متعدد بار باغیوں کے ظلموں کا نشانہ بن چکی ہے۔ اس کی سابقہ مسجد بھی باغیوں نے جلا کر راکھ کر دی۔ پہلے اس گاؤں کے لوگ سڑک سے کچھ دور ہٹ کر رہتے تھے لیکن یہ گاؤں سارے کا سارا تباہ کر دیا گیا۔ اس کے بعد یہ لوگ سڑک کے کنارے ہی اپنی رہائش رکھتے ہیں۔ بلکہ حال ہی میں انہوں نے مسجد بھی تعمیر کی۔ اس موقعہ پر حکومت اور فوج کے نمائندوں نے حیرت کا اظہار کیا۔ کہ باقی انجمنیں تو دوسروں سے ایک لمبا عرصہ مدد مانگ مانگ کر مساجد بناتی ہیں۔ لیکن اس جماعت نے دوسروں کی مدد مانگے بغیر ایک قلیل عرصہ میں مسجد تعمیر کر لی۔

بانڈونگ کی مسجد قابل مرمت تھی اس سال اسے درست کیا گیا جس پر قریباً ایک لاکھ انڈونیشین روپے خرچ آگئے۔ (باقی)

اطفال احمدیہ کیلئے وظائف

انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے سالی بھر کی پوری فیس اور نصف فیس بطور وظیفہ اول و دوم آنے والے احمدی طلباء کو ملیگی۔ امتحان بتقریب اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ہوگا۔ شرائط: عمر ۹ تا ۱۴ سال نصاب (۱) پارہ اول تک کسی ایک رکوع کی قرأت (۲) نبراس المومنین و چالیس جواہر پارے (۳) خلفاء راشدین دور اول و دور دوم کے نام اور سرسری معلومات (۴) احمدیت کے مقابلہ مسائل (۵) سلسلہ احمدیہ کے متعلق تاریخی معلومات (۶) بیرونی مشنوں کے متعلق موٹی موٹی معلومات (۷) پاکستان کے متعلق تاریخی و جغرافیائی معلومات (۸) جماعتی اداروں کے متعلق معلومات۔ (قائد تعلیم)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

سالانہ اجتماع مرکزیہ سالانہ اجتماع ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اسی سلسلہ میں پروگرام اجتماع۔ شوریٰ کا ایجنڈا اور اجتماع کے سلسلہ میں دوسری ہدایات جملہ مجالس کو بذریعہ ڈاک بھجوائی جا چکی ہیں اب وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ مطلوبہ معلومات سے جلد تر اطلاع دیں جن میں مندرجہ ذیل امور ضروری ہیں

۱۔ نمائندگان شوریٰ کے ناموں کی اطلاع۔

۲۔ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد

۳۔ ورزشی مقابلوں میں حصہ لینے والوں کے نام

۴۔ علمی مقابلوں میں حصہ لینے والوں کے نام

۵۔ تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے اراکین کے نام

یہ معلومات بہت جلد بھجوا دیں۔ تاکہ انتظامات کرنے میں سہولت ہو۔ اسی طرح سالانہ اجتماع کا چندہ اور مجلس مقامی کا سالانہ بجٹ بھی آنا ضروری ہے۔ کوشش کی جائے۔ کہ ہر مجلس کی نمائندگی ضرور ہو۔

۲۔ سالانہ انتخابات آئندہ سال کے عہدیداران کے انتخاب کے لئے ۷ اکتوبر سے ۱۴ اکتوبر تک کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ ان تاریخوں میں قواعد کے مطابق مقامی قائد/زعیم کا انتخاب کر کے مجوزہ فارم پر رپورٹ بھجوا دیں۔ اس غرض کے لئے فارم آپ کو بھجوایا جا چکا ہے۔ یہ انتخاب ہر سال ہونا نہایت ضروری ہے۔

۳۔ تربیتی کلاس مرکزیہ مرکزی تربیتی کلاس ۷ سے ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء تک ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے جس میں ہر مجلس اپنا نمائندہ بھجوانے کی کوشش کرے نمائندگان کی اطلاع یکم اکتوبر تک مرکز میں پہنچ جانے اور نمائندگان ۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء کی شام تک پہنچ جائیں کلاس کے لئے ضروری سامان مثلاً قلم دوات اور کاپیاں ساتھ لائیں۔ اس طرح موسم کے مطابق بستر بھی ساتھ لائیں۔ نیز سالانہ اجتماع کے موقعہ پر زیادہ سے زیادہ خدام کو علمی مقابلہ جات میں حصہ لینے کی تحریک کریں۔

۴۔ تربیتی کلاس حیدرآباد ۲۵ ستمبر سے یکم اکتوبر تک حیدرآباد میں یہ کلاس ہو رہی ہے۔ حیدرآباد ڈویژن کی جملہ مجالس اس میں شامل ہوں۔

۵۔ سالانہ اجتماع کراچی مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا سالانہ اجتماع ۹-۱۰-۱۱ ستمبر ۱۹۶۰ء کو منعقد ہوا۔ پہلے دو دن کی کارروائی کا خلاصہ الفضل مورخہ ۲۱/۹ میں شائع ہو چکا ہے۔ تیسرے دن کی کارروائی کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

حسب پروگرام تیسرے دن نماز تہجد کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔ اتوار کی وجہ سے خدام واطفال اور انصار کی حاضری گذشتہ دو دنوں کی نسبت زیادہ تھی۔ غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔ مندرجہ ذیل مقابلہ جات ہوئے۔

حواس خمسہ۔ مطالعہ حدیث زبانی۔ حفظ قرآن مجید۔ ترجمہ و تفسیر قرآن مجید۔ ذہانت۔ [illegible] اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ۔ ہاپ اسٹیپ اینڈ جمپ۔ نیزہ پھینکنا۔ ۱۰۰ گز کی دوڑ۔ ڈسکس پھینکنا گولہ پھینکنا۔ ۲۲۰ گز کی دوڑ۔ ۴۴۰ گز کی دوڑ۔ ایک میل کی دوڑ۔ کلائی پکڑنا۔ والی بال۔ رسہ کشی اور کبڈی

ان مقابلہ جات میں اول دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات دئے گئے۔ فضل عمر ایمبولینس ڈویژن کے خدام نے فرسٹ ایڈ اور سول ڈیفنس کا ایک مظاہرہ کیا۔ بشیر احمد صاحب ڈائریکٹر جنرل اسٹرکٹر نے کمنٹری اتنی کی۔ مظاہرہ کے لئے سینٹ جان ایمبولینس نے ایک ایمبولینس گاڑی بھجوائی۔

خدام کے ساتھ اطفال کا اجتماع بھی جاری رہا اور ان کے علمی اور اخلاقی پروگرام جاری رہے۔ پانچ بجے شام الوداعی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نے ناموافق حالات کے باوجود اجتماع کے کامیابی سے ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور خدام کو نصیحت کی کہ وہ عمل و کردار پیدا کریں۔ اسی طرح گرینڈ ہوٹل کے مالک کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے بجلی اور پانی مفت مہیا کر کے ہماری مدد فرمائی۔ مکرم چوہدری احمد مختار قائم مقام امیر جماعت کراچی نے اپنے صدارتی ارشادات میں نوجوانوں کو نہایت قیمتی نصائح فرمائیں کہ انبیاء کرام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عمل کو اپنا شعار بنائیں۔ رات کے ۸½ بجے یہ سہ روزہ اجتماع کامیابی سے ختم ہوا۔

۶۔ لاہور ڈویژن کی تربیتی کلاس لاہور ڈویژن کی مجالس کی دوسری تربیتی کلاس ۱۴ اگست سے ۲۱ اگست ۱۹۶۰ء تک مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں اضلاع شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ اور لاہور کے ۶۳ خدام شریک ہوئے۔ مقامی خدام اس کے علاوہ تھے۔ مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۶۰ء صبح آٹھ بجے مرکز کے نمائندہ مکرم صوفی بشارت الرحمان صاحب مہتمم تجنید نے کلاس کا افتتاح فرمایا۔ اور محترم نائب صدر صاحب مرکزیہ کا پیغام سنایا۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا قیمتی نصائح پر مشتمل پیغام سنایا گیا۔ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب مہتمم اطفال مرکزیہ نے تربیتی کلاس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک مختصر تقریر کی۔ کلاس کی کامیابی اور پاکستان کے استحکام کے لئے دعا کے بعد باقاعدہ کلاسز شروع ہو گئیں۔ نصاب تعلیم مندرجہ ذیل تھا۔ قرآن کریم کا پہلا پارہ باترجمہ نماز باترجمہ فتح اسلام۔ چالیس جواہر پارے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے۔ مندرجہ ذیل اساتذہ نے تعلیم دی۔

۱۔ مکرم محمد یعقوب صاحب امجد فاضل:۔	قرآن مجید کا ترجمہ
۲۔ مولوی سعید احمد صاحب اظہر	نماز باترجمہ اور چالیس جواہر پارے
۳۔ قاضی برکت اللہ صاحب ایم۔ اے	فتح اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے

یہ کلاسیں صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے تک روزانہ جاری رہیں۔ رات کے وقت کسی نہ کسی بزرگ کی تقریر ہوتی رہی۔ تقاریر کا پروگرام حسب ذیل رہا۔

۱۴ اگست	قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری
۱۵ اگست	صوفی محمد اسحاق صاحب مبلغ لائبیریا
۱۶ اگست	شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ لاہور
۱۷ اگست	قاضی برکت اللہ صاحب ایم اے
۱۸ اگست	مولوی سعید احمد صاحب اظہر
۱۹ اگست	صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

۲۰ اگست تین بجے بعد دوپہر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کی تقریر "سیر روحانی" کا ریکارڈ سنایا گیا اور اس پر تقریری پروگرام ختم ہوا۔ ۲۱ اگست بروز اتوار صبح آٹھ بجے جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہوا۔ مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب معتمد و جنید نے اس جلسہ کی صدارت فرمائی۔ اسناد تقسیم کیں اور اس کے بعد نہایت دلنشین انداز میں خدام کو نصائح فرمائیں۔

کلاس میں تقاریر کے اوقات میں خدا تعالیٰ کے فضل سے حاضری حوصلہ افزا ہوتی رہی

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اطلاعات

۱۔ داخلہ گورنمنٹ کیڈٹ کالج حسن ابدال داخلہ اپریل ۱۹۶۱ء۔ فارم دفتر کالج سے ایک روپیہ کا منی آرڈر بھیج کر۔ داخلہ صرف جماعت ہشتم کے لئے تحریری امتحان انگریزی و ریاضی جنوری ۱۹۶۱ء انٹرویو میڈیکل ٹسٹ فروری ۱۹۶۱ء۔ شرائط: ۱/۴ کو عمر ۱۲ تا ۱۴۔ ساتویں پاس یا فورتھ سٹینڈرڈ ۳۱/۱۲/۶۱ اسم کو مکمل درخواستیں ۳۰/۱۰ تک بنام پرنسپل (پ-ٹ-۲۳/۹/۶۰)

۲۔ ایوننگ کلاس نیشنل کالج آف آرٹس لاہور سرٹیفکیٹ کورس ڈرائنگ فرسٹ ایر پینٹنگ سیکنڈ ایر۔ اوقات تعلیم ۴ تا ۶ بعد دوپہر۔ آغاز ۳/۱۰۔ امتحان داخلہ ۳۰/۹ بوقت ۴ بجے بعد دوپہر دفتر کالج میں انٹرویو ۱/۱۰ بوقت ۹ بجے درخواستیں ۲۹/۹ تک۔ (پ-ٹ-۲۳/۹/۶۰)

۳۔ ریلوے انسپکٹر ورکس اسامیاں ۵۰ یک سالہ ٹریننگ۔ الاؤنس ۱۰۰/- ماہوار۔ اسسٹنٹ انسپکٹر ورکس مقرر ہونے پر تنخواہ ۱۲۵-۲۲۵۔ الاؤنس ہر قسم علاوہ۔ ریلوے ملازمین کے عزیزان و قبائلی امیدواران کے لئے مراعات۔ شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ جونیئر کیمبرج۔ اوورسیر سرٹیفکیٹ۔ ۳۰/۹ کو عمر ۱۸ تا ۲۵۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر نزدیک کے دفتر روزگار کی معرفت بشمول مصدقہ نقول اسناد بنام ڈپٹی جنرل منیجر (پرسانل) این ڈبلیو آر۔ ہیڈکوارٹرس آفس۔ ایمپریس روڈ ۳۰/۹ تک (پ-ٹ-۲۳/۹/۶۰)

۴۔ ریلوے پرمننٹ وے انسپکٹرس والٹن ٹریننگ سکول لاہور کینٹ اور کھلی لائن پر تربیت عرصہ چھ ماہ۔ الاؤنس گزارہ پہلے سال ۷۰/- روپے ماہوار۔ باقی چار ماہ ۸۰/- روپے ماہوار اسسٹنٹ وے انسپکٹر مقرر ہونے پر تنخواہ ۱۲۵-۱۰-۲۲۵۔ الاؤنس ہر قسم علاوہ۔ شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن اوورسیر سرٹیفکیٹ عمر ۳۰/۹ کو ۱۸ تا ۲۵ درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ پر بنام ڈپٹی جنرل منیجر (پرسانل) این ڈبلیو آر ہیڈکوارٹرس ۳۰/۹ تک۔ (پ-ٹ-۲۳/۹/۶۰)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

"صنعت کاروں کو عوام کے مفاد کا خیال رکھنا چاہیئے"

"حکومت صنعتی سرمایہ کاری کا پروگرام جلد شائع کر دے گی" ابو القاسم خان

کراچی ۲۷ ستمبر۔ وزیر صنعت مسٹر ابو القاسم خان نے آج یہاں کہا کہ ہمیں اقتصادی ترقی کے بارے میں اپنا پورا زاویہ نظر تبدیل کرنا چاہیئے تاکہ قوموں کی برادری میں ہم باعزت مقام حاصل کر سکیں۔

وزیر صنعت نے کہا کہ ہماری خوشحالی کا راز زیادہ سے زیادہ پیداوار میں مضمر ہے آپ نے یہ انکشاف بھی کیا کہ عنقریب نا اہل صنعتوں کے مستقبل کے امکانات کا جائزہ لیا جائے گا کیونکہ ان کی وجہ سے صارفین پر بڑا بوجھ پڑ رہا ہے۔

مسٹر خان نے صنعت کاروں سے اپیل کی کہ وہ خام مال، مشینوں اور کارکنوں سے پورا فائدہ اٹھائیں۔ آپ نے کہا کہ بڑی صنعتوں کی کارکردگی بڑھانے اور ان کی پیداواری لاگت کم کرنے کے لئے ان صنعتوں کے نظام طریق کار اور مقابلہ کی صلاحیت کا تفصیلی جائزہ لینا ضروری ہے اسی طرح ان صنعتوں کا بھی جائزہ لیا جائے گا جو صرف درآمدی خام مال استعمال کرتی ہیں تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ ان کا وجود کہاں تک ضروری ہے آپ نے کہا کہ جن صنعتوں کو اجارہ داری حاصل ہے ان کی پیداواری لاگت اور قیمت فروخت کا جائزہ بھی لیا جائے گا۔

تاکہ صارفین سے بہت زیادہ منافع نہ وصول کیا جا سکے۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ صارفین کا اطمینان کسی صنعت کے وجود کی سب سے بڑی ضمانت ہے۔ اس میں شک نہیں کہ آزاد معیشت میں منافع کے حصول کی خواہش بالکل جائز ہے۔ مگر ہمیں اپنے صنعتی اداروں کے ذریعہ عوام کی خدمت کا نصب العین بھی ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیئے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے وزیر صنعت نے کہا اب تک ہماری صنعتیں جن حالات میں کام کر رہی تھیں ان میں انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل تھا۔ زرمبادلہ کی کمی کے باعث درآمد محدود تھی اور زیادہ تر صورتوں میں پیداوار مانگ سے کم تھی بعض صنعت کاروں کا خیال ہے کہ یہ حالات ہمیشہ باقی رہیں گے لیکن انہیں محسوس کرنا چاہیئے کہ ملک میں نئی صنعتوں کے قیام کے بعد آئندہ مقابلہ بہت سخت ہو جائے گا۔

دو سو نوے وقف جائدادیں سرکاری تحویل میں لی جا چکی ہیں

"کسی جائداد کی آمدنی کا غلط مصرف نہیں ہو گا" گورنر مغربی پاکستان

لاہور ۲۷ ستمبر۔ صوبائی گورنر ملک امیر محمد خاں نے آج صوبائی دارالحکومت میں بتایا کہ محکمہ اوقاف نے گزشتہ نو ماہ میں صوبہ کے مختلف علاقوں میں دو سو نوے وقف جائیدادوں کا انتظام اپنی تحویل میں لیا ہے جن کی سالانہ آمدنی کا تخمینہ تقریباً اٹھارہ لاکھ روپے ہے۔

آپ نے کہا محکمہ اوقات نے اس سلسلہ میں پہلے مرحلہ کے لئے جو پروگرام مرتب کیا ہے اس کے مطابق کل تقریباً آٹھ سو وقف جائدادیں معاوضہ کے لئے سرکاری تحویل میں لی جائیں گی۔ ممکن ہے کہ ان جائیدادوں کی فہرست ایک ہزار تک پہنچ جائے کیونکہ آئے دن کئی وقف جائیدادوں کا انکشاف ہوتا رہتا ہے تاہم اس سلسلہ میں بعض انتظامی مشکلات درپیش ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ پہلا مرحلہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۰ء تک ختم نہ ہو اور صرف تقریباً چھ سو جائیدادیں تحویل میں لی جا سکیں۔ اس صورت میں وقف جائیدادوں کو سرکاری تحویل میں لینے کے پہلے مرحلے کی تکمیل میں مزید دو ایک ماہ لگ جائیں گے۔

صوبائی گورنر نے آج گورنر ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے محکمہ اوقاف کی اب تک کی کارگزاری پر مفصل روشنی ڈالی اور مزید بتایا کہ محکمہ اوقاف نے سال رواں کے آغاز میں وقف جائیدادوں کے منتظمین کو اوقاف کی تفصیلات مہیا کرنے کے لئے جو ہدایت کی تھی

اس کی بنا پر کل تقریباً چار ہزار اقرار نامے موصول ہوئے تھے آج کل ان اقرار ناموں اور وقف جائیدادوں کے سروے کا کام جاری ہے۔

آپ نے کہا کہ محکمہ اوقاف وقف کی وصیت اور وقف جائیداد سے متعلق دوسری دستاویزات کی روشنی میں کارروائی کرتا ہے تاہم بہت سی جائیدادوں کی وقف دستاویزات موجود نہیں ہیں اور محکمہ کو مجبوراً انہی مقاصد پر آمدنی صرف کرنی پڑتی ہے جن پر عرصہ دراز سے صرف ہوتی آئی ہے۔ بشرطیکہ یہ مقاصد مذہبی اور خیراتی نوعیت کے ہوں۔

گورنر نے کہا کہ قانون کے مطابق ہر وقت جائیداد کی آمدنی انہی مقاصد کے لئے استعمال ہونی چاہیئے۔ جن کے لئے واقف نے جائیداد وقف کی ہو لیکن ان مقاصد کی تکمیل کے بعد کوئی رقم بچ رہے تو اسے اسی قسم کے دوسرے نیک مقاصد پر خرچ کیا جا سکتا ہے محکمہ کا فرض ہے کہ وہ اس امر کی نگرانی کرے کہ کسی وقف جائیداد کی آمدنی کا مصرف غلط نہ ہو۔

خان عبد القیوم خاں گرفتار کر لئے گئے

سابق وزیر اعلیٰ پر خاص فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا

پشاور ۲۷ ستمبر۔ سابق صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ اور مرکزی حکومت کے سابق وزیر خان عبد القیوم خاں کو کل صبح یہاں گرفتار کر لیا گیا۔ ان کی گرفتاری مارشل لاء کے دو ضابطوں کے تحت عمل میں لائی گئی ہے اور ان پر لاہور کی ایک خاص فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

خان عبد القیوم خاں کی گرفتاری کل صبح شاہی باغ میں واقعہ اپنے مکان پر ناشتہ کرتے ہوئے عمل میں لائی گئی۔ پولیس کی ایک جمعیت وہاں پہنچی اور انہیں حراست میں لے لیا۔ خان قیوم خاں کل ہی ایبٹ آباد سے پشاور پہنچے تھے۔

اے پی پی کی اطلاع کے مطابق خان عبد القیوم خاں کو گرفتاری کے بعد ہی لاہور بھیج دیا گیا۔ کل شام لاہور میں ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے کہ خان عبد القیوم کو مارشل لاء کے ضوابط نمبر ۱۰ (اے) اور ۲۴ کے تحت گرفتار کیا گیا ہے اور ان پر ایک خاص فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

پاکستان اور مصر کے درمیان وفود کے تبادلے

کراچی ۲۷ ستمبر۔ حکومت پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ نے باہمی دوستی کو مزید مضبوط بنانے کے لئے فنی، تعلیمی، ثقافتی اور کھیلوں کے وفود کے تبادلوں کا فیصلہ کیا ہے۔ آج کراچی میں متحدہ عرب جمہوریہ کے سفارت خانے کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کی وزارت امور خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ اور سفارت خانہ کے ثقافتی پروگرام میں دونوں ملکوں کے درمیان سکالروں، فنی کارکنوں اور محققین کا تبادلہ اور تعلیمی و سائنسی کانفرنسوں اور نمائشوں کا انعقاد شامل ہے۔ سکالروں کی طرف سے پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کی قومی زبانوں کے مطالعہ کو فروغ دینے کی کوششیں بھی کی جائیں گی۔

وزیر اعظم پر حملہ کرنیوالا فاتر العقل نکلا

پریٹوریا ۲۷ ستمبر۔ جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے ڈاکٹروں کی رپورٹ کے مطابق فیصلہ کیا ہے چند ماہ پیشتر سفید نسل کے جس نوجوان نے ایک اجلاس عام میں وزیر اعظم جنوبی افریقہ کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی اس کا دماغی توازن درست نہیں ہے سپریم کورٹ نے اس شخص کو جیل میں رکھنے کا حکم دیا ہے۔

ایک ہزار دیہات کے لئے بجلی

لاہور ۲۷ ستمبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ سالانہ ایک ہزار دیہات کو بجلی بہم پہنچائی جائے۔ اس وقت ... صوبے کے تین سو دیہات کو بجلی پہنچائی جا چکی ہے۔ پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے نے صوبے کے آٹھ ہزار سات سو پچاس دیہات کی فہرست تیار کی ہے۔ یہ وہ دیہات ہیں جن کے لئے بجلی بہم پہنچانی مقصود ہے۔ ان میں سے ہر گاؤں کی آبادی ایک ہزار سے زیادہ ہے توقع ہے کہ ۶۵ء تک پانچ ہزار دیہات کے لئے بجلی کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اس پروگرام پر ساڑھے تیئس کروڑ روپیہ خرچ ہو گا۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

اس لئے آج وہی مذہب کامیاب ہو سکتا ہے جو مابعد الطبیعاتی حقائق کا ٹھوس ثبوت بہم پہنچا سکے اور جو سائنٹیفک طریقوں سے ان کا عرفان کرا سکے ظاہر ہے کہ ایسا مذہب وہی ہو سکتا ہے کہ جو نہ صرف مادی دنیا کے بوقلموں مظاہر میں عقلی ربط اور نہ صرف اخلاقی اقدار کو فطرت انسانی سے مطابقت دکھا سکے بلکہ انسانی زندگی کے مابعد الطبیعاتی حقائق کا بھی مشاہدہ اور تجربہ کرا سکے۔ آج ایسا مذہب صرف اسلام ہی ہے جس کو قرآن و سنت کی روشنی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن دونوں بلاک اس حقیقت کو پالیں گے۔ اور ان میں جو نظریاتی خلیج مادہ پرستی نے حائل کی ہوئی ہے وہ پاٹی جائے گی۔

اعانت الفضل

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ ریٹائرڈ عربی مدرس گورنمنٹ ہائی سکول کے لڑکے رشید احمد ارشد نے ایم۔ اے انگلش گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا ہے۔ دوسرے بشیر احمد نے گورنمنٹ کالج لائلپور ایف۔ ایس۔ سی میڈیکل میں داخلہ لیا ہے تیسرے فضل احمد افضل نے ایم ایس سی فزکس کا امتحان دیا ہے۔ احباب سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے کسی مستحق کے نام سال بھر کیلئے خطبہ نمبر جاری کرنے کیلئے پانچ روپے ارسال فرمائے ہیں۔ جزاھم اللّٰہ۔ (منیجر الفضل)

پائیکس بہ ہام درد کو دور کر کے فوراً تسکین اور سکون پہنچاتی ہے جس جگہ درد ہو وہاں خون کے صحیح دوران میں مدد دیتی ہے اور صحت کی حالت پیدا کرتی ہے۔ **فضل عمر فارمیسوٹیکلز ربوہ**

چائے کے بیوپاریوں کے لئے نفع کی حد مقرر کر دی گئی

مجموعی طور پر دس فی صد سے زیادہ منافع نہیں لیا جا سکے گا

کراچی ۲۸ ستمبر۔ حکومت نے چائے کے تھوک بیوپاریوں کے لئے نفع کی حدیں مقرر کر دی ہیں۔ تاکہ چائے کی فراہمی میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو اور چائے کے چھوٹے بڑے سبھی بیوپاری چائے کی تجارت سے مناسب منافع کماتے رہیں۔ حکومت نے چائے کی تجارت میں بطور مجموعی دس فی صد منافع مقرر کر دیا ہے لیکن یہ منافع تھوک تاجروں اور خوردہ فروشوں میں تقسیم ہو جائے گا۔

سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس سے پیشتر حکومت کی طرف سے چائے کی پرچون قیمتوں کا اعلان کیا جا چکا ہے جن پر پندرہ اگست ۱۹۶۰ء سے عمل ہو رہا ہے لیکن اب حکومت کو اس مفہوم کی شکایات مل رہی ہیں کہ نیلام کے ذریعے قیمتیں بہت چڑھ جاتی ہیں اور بندرگاہوں کے تھوک تاجر دوسرے شہروں کے تھوک تاجروں اور خوردہ فروشوں کے لئے مناسب نفع باقی نہیں رہنے دیتے جس کی بنیاد پر وہ کنٹرول نرخوں پر چائے فروخت کر سکیں ان شکایات کو مدنظر رکھ کر قیمتوں اور رسد کے کنٹرولر جنرل نے بطور مجموعی دس فی صد منافع لینے کی اجازت دی ہے۔ عام شہروں کے تھوک تاجر بندرگاہوں کے بڑے تھوک تاجروں سے چائے خرید کر پونے چار فی صد منافع پر چائے فروخت کریں گے گویا انہیں قریباً ۹ پیسے فی پونڈ منافع ملے گا۔ خوردہ فروش سوا چھ فی صد منافع پر چائے فروخت کریں گے۔ گویا انہیں قریباً ایک آنہ فی پونڈ منافع ملے گا۔

سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت کو چائے کی قیمتیں مقرر کرتے وقت یہ توقع تھی کہ تھوک تاجر اور خوردہ فروش منافع کے بارے میں خود کسی مفاہمت پر پہنچ جائیں گے۔ لیکن چونکہ یہ امید پوری نہیں ہوئی۔ لہٰذا حکومت نے نفع کی حدیں مقرر کر دی ہیں تاکہ چائے کی تجارت میں کوئی رکاوٹ نہ پڑے اور تھوک تاجروں اور خوردہ فروشوں میں منافع کے سلسلے میں کوئی تصادم نہ ہو۔

سرکاری اعلان میں انتباہ کیا گیا ہے کہ اگر بڑے تھوک تاجروں نے دوسرے تھوک تاجروں اور خوردہ فروشوں کے لئے دس فی صد منافع کی گنجائش نہ رہنے دی تو حکومت سخت کارروائی کرے گی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ خوردہ قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔

صدر ایوب کی تصریحات

(بقیہ صفحہ اوّل)

ملک کی خارجہ پالیسی ملک کی بنیادی ضروریات اور اس کے بنیادی مقاصد پر مبنی ہے۔ اور اس کی غرض و غایت پاکستان کو ترقی دینا، عوام کی ذہنیت تبدیل کرنا۔ انہیں متحد کر کے عظیم قوم بنانا اور ان میں ایسی حس و حرکت پیدا کرنا ہے جس کی وجہ سے وہ ملک کو ترقی دینے کے قابل ہو سکیں۔

آپ نے کہا ان مقاصد کے حصول کے لئے ایسا امن ضروری ہے جس میں سارے متعلقہ معاملات پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جا سکے اور مستقبل کے لئے منصوبے تیار کئے جا سکیں۔

صدر نے کہا جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے قیام پاکستان سے اس وقت تک اس مقصد کے حصول کے لئے کوئی موثر کوشش نہیں کی گئی۔ اس سلسلے میں ہمارے لیڈر بالکل ناکام رہے ہیں سیاست مداری کا تقاضا یہ ہے کہ عوام کو واضح الفاظ میں بتا دیا جائے کہ لیڈروں نے ان کے لئے جو کچھ محسوس کیا ہے وہی ان کے لئے مفید ہے عوام کو جذبات کی رو میں بہا دینا بالکل نامناسب ہے۔

آپ نے کہا بھارت سے پر امن تعلقات کے قیام کے خیال سے حکومت نے سرحدوں کے تعین کے متعلق معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ اس سلسلے کی دوسری کامیابی نہری پانی کا معاہدہ ہے جس پر چند روز پیشتر دستخط ہوئے ہیں۔ صدر نے اس کے متعلق عالمی بنک کو خراج تحسین پیش کیا جس نے بات چیت کو کامیاب بنانے میں بڑی مدد کی ہے۔

محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ مرحومہ کی تدفین

(بقیہ صفحہ اوّل)

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد اور افسران صیغہ جات بھی اس موقع پر تشریف لائے ہوئے تھے قبر تیار ہونے پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ مرحومہ میں خدمت دین کا بے پناہ جذبہ موجود تھا۔ جس کے زیر اثر انہوں نے اپنی زندگی عملاً خدمت دین کیلئے وقف کئے رکھی اور نہایت ذوق اور شوق کیساتھ تحریری اور تقریری خدمات سرانجام دیں انکی دینی خدمات میں سے ایک نمایاں اور ممتاز خدمت یہ ہے کہ وہ پچھلی پندرہ سال سے بطور مدیرہ رسالہ مصباح کو نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے چلا رہی تھیں مسلسل بیماری کے باوجود انہوں نے اس فرض کو اس خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کہ جو ہر لحاظ سے قابل ستائش ہے اسی طرح لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں انہوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بہت قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے اور ان کے والد محترم مولانا ابو العطاء صاحب شوہر مکرم حکیم مولوی خورشید احمد صاحب شاد مولوی فاضل بھائیوں بہنوں اور دیگر اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ہر طرح اور ہر لحاظ سے ان کا حامی و ناصر ہو۔

آمین

حبّ منور

معدہ و جگر کیلئے بہترین ٹانک گولیاں جن میں منور (خبث الحدید) کیساتھ معدہ اور جگر کیلئے متعدد مفید ترین ادویہ شامل کی گئی ہیں انکے استعمال سے ضعف معدہ اور ضعف جگر سے پیدا ہونیوالی تمام بیماریاں دور ہو جاتی ہیں نظام ہضم کی اصلاح ہو کر بھوک خوب لگتی ہے خون صالح پیدا ہوتا ہے اور چہرہ کا رنگ نکھر آتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ علاوہ اخراجات ڈاک و پیکنگ۔

تیار کردہ:۔ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

کوثر شارٹ ہینڈ

دنیائے اختصار نویسی میں اردو مختصر نویسی کی پہلی منظور شدہ مستند تالیفی کتاب

از این یو شیخ کوثر ڈائریکٹر شارٹ ہینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ پاکستان لاہور

پیش لفظ:۔ آنریبل ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ ڈی پبلشرز این کوثر کمپنی لمیٹڈ دی مال لاہور۔

واقف زندگی سے آدھی قیمت

المشتہر:۔ سیکرٹری ایس سی کالج دی مال روڈ لاہور

قیمت بمعہ حل کوثر کتاب ۱۰ روپے

فون نمبر ۵۳۸۲

ضروری اعلان

ایک علم دوست احمدی کو تالیف و تصنیف کے سلسلہ میں اپنی فائلیں مکمل کرنے کے لئے اخبار الفضل کی سنہ ۱۹۴۰ء سے سنہ ۱۹۴۷ء تک کی مکمل فائلیں درکار ہیں۔ جو دوست یہ فائلیں فروخت کرنا چاہیں تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں!

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۱۵
کراچی نمبر ۳

ولادت

مکرم خدا بخش صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۷/۹ کی شام کو تیسرا فرزند پیدا ہوا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی باصحت زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(بشیر احمد محلہ دار الیمن ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اسلام میں جنتی فرقہ کونسا ہے؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

درخواست دعا

مکرم برادرم خواجہ عبد الغفار صاحب ڈار کا پچھلے دنوں اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا تھا۔ لیکن بعد میں زخم میں پیپ پڑ گئی جس کی وجہ سے دوبارہ زخم کھولا گیا۔ تکلیف بہت زیادہ ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(خواجہ عبد الکریم "کیفے فردوس" گولبازار ربوہ)